

سَنَقِیْتُ بِهَذَا مِرْجَ الصَّادِقِیْنِ

سَيِّدِنَا حَضْرَتِ کَمَالِ اللّٰهِ شَاهِ الْمَعْرُوفِ بِمَحَبَّتِیْ لَی شَاهِ صَاحِبِ اَعْلٰی اللّٰهِ مَقَامِهِ

تَوَقَّلْهُ عَرَفَانِ یَا شَاهِ کَمَالِ اللّٰهِ  
پیدا است جمالِ تو توییهاست کمالِ تو  
تو ایمنی و تو آئی یا شاه کمال اللہ  
اند ز نظر من جز تو یک لحظ نمی گنجد  
هر جا تو می رُخسائی یا شاه کمال اللہ  
اند ز تن من هم تو اند ز دل من هم تو  
هم جانی و جانمانی یا شاه کمال اللہ  
مَنْ یَسْتَعِمْ وَ یَسْتَعِمْ اَزْ حَبْرَةٍ تُو شَا  
تو گرا ز مرادانی یا شاه کمال اللہ  
مَنْ بے تو نمی داند من بے تو نمی بینم  
تو باقی دمن فانی یا شاه کمال اللہ

مَنْ غَوَّیْ بِسِجَارِهِ دَرِ عَشَقِ تُو آوَارِهِ  
لُطْفِ بَمَنْ آوَا ز آئی یا شاه کمال اللہ

خادم اسلام و اهل سنت

مَآخِذِ اَزْ طِیِّبَاتِ غَوَّیْ مَصْنُفَةِ حَضْرَتِ غَوَّیْ شَاهِ صَاحِبِ قَبْلِهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

۳۹۲

۷۸۶

وَلَعَلَّهُمُ الْكِتَابَ الْحَكِيمَ

# کتابِ رسولؐ

مرتبہ

مولانا خولثوی شاہ

خلف و جانشین حضرت پیر صحرای شاہ و سجادین سلیم و خوشیہ و کمالیہ صحویہ

بار اول ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ ۲۲ جنوری ۱۹۹۰ء

روز شنبہ

بموقعہ یوم وصال حضرت پیر صحرای شاہ

ناشر ادارہ النور - بیت النور - چنچل گڑھ - حیدر آباد ۲۲۰۰۰ ۵

# تعارفِ کتاب

پیش نظر کتاب ”کتاب سلوک“ اُن فرموداتِ عالیہ کا مختصر مجموعہ ہے جو حضرت والدی و مرشدی پیرِ صحوی شاہ صاحب علیہ الرحمہ و قدس اللہ بہرہ کی زبانِ اقدس فیضِ ترجمان سے نکلی ہیں بعضے ان میں فقیر کے بھی ارشادات درج کر دیئے گئے ہیں۔

برادرانِ طریق کتاب ہذا کی حفاظت فرمائیں اور ناپائوں سے بچھائے رکھیں چونکہ یہ میرا دعویٰ ہے کہ کتاب ہذا میں ایسے فرامودات بھی ہیں جن کا علم شاید کسی کہ پاس ہو، اب کل تحریری سارقوں کا بازار گرم ہے ہشیار رہیے۔ بعض خلفاء ایسے بھی ہیں جو ”اشارات سلوک“ (مصنفہ حضرت صحوی شاہ) کو رٹ کر یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اب محض پوری تعلیماتِ غوثیہ کمالیہ کا علم ہو گیا ہے حالانکہ — وہ تعلیماتِ غوثیہ کمالیہ کے سمندر کا ایک ”قطرہ“ ہے۔ محمد لہذا کہ فقیر کے ہاں ہزاروں فرمودات و تعلیمات درج ہیں کہ جس کے اظہار کے لئے ایک دفتر چاہیے جیسے قرآن دھیرے دھیرے نازل ہوا ایسے ہی تعلیمات کی اشاعت انشاء اللہ تعالیٰ عمل میں آتی رہے گی۔ دعا کیجئے کہ حق سبحانہ میری مدد فرمائے آمین

الفقیر الی اللہ  
غوثی شاہ

”بیت النور“

۳۔ جنوری ۱۹۹۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انتساب

اپنی اس کوشش کو میں سیدنا حضرت کمال اللہ شاہ المعروف مجھلی والے شاہ صاحبہ قیلہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک سے نسبت انتساب دے رہا ہوں کہ جن کے فیض کرم نے حیدر امجد حضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ اور والدی و مرثی پیر صحوئی شاہ علی اللہ مقامہ کو کمال عروج بخشا اور محمد لٹکہ آج میں بھی ان ہی کی توجہ خاص سے ”کچھ بن رہا ہوں“ ان کے ٹکڑوں پر پل رہا ہوں سچ پوچھئے تو ان ہی کے صدقہ میں جی رہا ہوں۔

مجھے اُمید ہے میرے مولا شفیق و کریم سے کہ بصورت پیر صحوئی شاہ میری ہر کام پر دستگیری فرمائیں گے وہ اس لئے کہ

”میں ان کا ہوں“

للاج رکھتے ہیں تمہارا ہوں نسبت کی قسم نسبت کی قسم

فقیر  
غوثی شاہ

۲۷ / جمادی الاول ۱۴۱۶ھ

۲۷ / دسمبر ۱۹۹۹ء روز چہارشنبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ”رازِ ہے میں میں پن“

ہے پن میں پن اللہ کا ————— ہے پن میں پن اللہ  
در حقیقت النفس میں میں کہنے والا اللہ ہے۔

بندہ بذاتِ خود نسبت ہے اس میں جو کچھ کہہ سکتی نمایاں ہے وہ اللہ کی  
ہے بندہ جو ہر حال میں اپنی نسبت خود کو جو میں کہتا ہے وہ اس کی ذاتی نہیں  
اللہ کی میں کو اپنی میں کہتا ہے بندہ کی میں کہتا پنا انکساری کا ہے اللہ کا میں  
کبریائی ہے خود ہستی ہے بندہ کی ذات نیستی ہے مگر بندہ حق نما و ہستی نہ ہے۔  
جلد امجد کثر العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ۷

ہماری ہستی کا ذکر ہی کیا ذری بھی جس کو بقا نہیں ہے  
نہ جان اپنی نہ جسم اپنا کہیں بھی اپنا پتہ نہیں ہے  
خدا کو بندہ کہو نہ ہرگز ”خدا یہ بندہ بتا نہیں ہے  
نہ بندے کو تم خدا بناؤ کہ بندہ ہرگز خدا نہیں ہے  
بیان غوثی ہو وصل کا کیا عجیب حیرت کا ہے تماشا  
جو دیکھتا ہوں میں دو جہان تو کوئی اس کے سوا نہیں ہے  
(از بطیبات غوثی)

برادرانِ طریق براہِ کیم ان اعتبارات کو برتنہ کو شش سمجھئے۔

## صوفی

صوفی :- اُس کو کہتے ہیں جو اپنی خودی سے گزر جائے اور ماسواء سے نظر اٹھائے رکھتے۔ کتاب سلوک  
 علم الیقین :- کا اخصار تعلیم و تفہیم (مرشد کامل) پر ہے۔ اور ابن العقیل  
 متعلق بہ کسب و ریاضت ہے۔ اور حق الیقین غایت عین  
 الیقین ہے جو بہ جہت وصولِ اِلٰی اللہ و فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہے۔

## السان

السان تین چیزوں کا خلاصہ ہے، دانش۔ بیش۔ خواہش۔ جس کو دینی  
 زبان میں جانتا پتا۔ دیکھتا پتا۔ مانگتا پتا۔ کہتے ہیں۔ یہ الفاظ  
 دیگر۔ دانائی۔ بینائی۔ تقاضائے بشری۔

## ابتدائے سلوک

ابتدائے سلوک معرفتِ نفس اور انتہائے سلوک فنا ہے یہ فنا  
 عین بقا ہے۔

## قیاس اور علم

قیاس امر ظنی ہے اور علم امر یقینی ہے جہاں علم کا دخل ہے وہاں قیاس کا

گزر نہیں۔

## علم اور عمل

علم۔ متعلق یہ قال ہے اور ”دید“ متعلق یہ حال ہے بے شک قال نہ  
 ے حال کو یہ پہنچنا ناممکن جب تک علم نہ پہنچے عین کو یہ پہنچنا محض  
 خیال کیونکہ اول دانست (جاننا) بعدہ ”دید“ جیسے تصور اول  
 بعدہ تصدیق۔ اولاً تعلیم بعدہ تعمیل۔

## موجود

موجود خود کو معدوم اور حق کو موجود جاننا ہے یہ معدومیت یہ طریقِ ناپا  
 دیدن ہے نہ کہ بطریقِ نابودن۔ نادیدن ایمان و توحید ہے اور نابودن  
 کفر و الحاد

## خلق کیا ہے

خلق کیا ہے؟ بالقوہ کو یا بالفعل کرنے کا نام ہے!

## مراتبِ قرب

عارف جب فنا فی الصفات کو پہنچتا ہے تو اس مرتبہ کو ”قربِ نوافل“ کہتے ہیں۔  
 اس مرتبہ میں بندہ ظاہر حق۔ اور حق باطن بندہ ہو جاتا ہے اور جب فنا فی اللہ  
 کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو اس مرتبہ کو ”قربِ فرائض“ کہتے ہیں۔ یہاں حق ظاہر بندہ و بندہ  
 باطل حق ہوتا ہے۔



## ایقان

ایقان فعلیت مراتب علمی کا نام ہے۔

## کسب

کسب یہ الفاظ دیگر فعلِ قلبی کا نام ہے۔

## وجود۔ ۹

مفہوم یافت کو وجود کہتے ہیں۔

## تعینات حق۔ ۹

اللہ تعالیٰ ظاہر ہے بہ اعتبار تعین کے اور باطن ہے بہ اعتبار لا تعین کے۔

## اسلام، احسان، ۹

اسلام کیا ہے تسلیمِ رب۔ ایمان کیا ہے؟ تصمیمِ رب! احسان

کیا ہے جو تحصیلِ رب۔

## تجلی اور عالم

ظہورِ صفت کا نام تجلی ہے اور محلِ قبولِ آثارِ صفات کا نام عالم ہے

## نظرِ کامل

محسوس کو معقول اور معقول کو محسوس دیکھنا خطائے نظری ہے

اس حقیقت کو دیکھنا جس پر صورت عارض ہے یہ نظرِ کامل ہے۔

نکتہ ۱۔ صورت امرِ معقول ہے لہذا محسوس نہیں ہوتی۔



## بدل احسان

حق کا یہ احسان ہے کہ باوجود ہوا الظاہر خود چھپ کر  
خلق کو دکھا رہا ہے۔

لہذا اب تم بھی ”چھپ کر“ حق کو دکھاؤ یہ بدل احسان ہے۔

## مقام شہود وصال

صلوٰۃ (نماز) محل رفیع حجاب و مقام شہود و وصال ہے

## توحید صفاتی

توحید صفاتی کیا ہے؟ صفات اللہ کو خلق سے مسلوب  
(الگ) کر کے حق سے منسوب کرنا۔

## ستہر سبحانیت

ذات حق جن چیزوں سے پاک ہے پھر انہی چیزوں سے ظاہر یہی  
ستہر سبحانیت ہے۔

## معرفت اور رُوبیت

معرفت اِدراک کا ادنیٰ درجہ ہے اور رُوبیت اِدراک کا اعلیٰ  
اعتبار ہے

## معرفت حق

معرفت حق فرض عین ہے

مشاہدہ

اشیاء جب محسوس ہیں تو اس کی ماہیت (حقیقت) محقول

لہذا اشیاء کو دیکھئے اور اس کی ماہیت کو نہ جانے تو یہ مشاہدہ ناقص ہے  
ادراک

ادراک کسی چیز کو غایت پر پہنچنے اور دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔  
اتباع

علم متبوع۔ غل تابع۔ اتباع کو اپنے متبوع کی اتباع ضروری ہے  
اقسام مراقبہ

مراقبہ۔ کے لغوی معنی امید رکھنا۔ نگاہ رکھنا اور گردن نیچے  
ڈالتا ہے۔ اور اصطلاح میں حق سے حضورِ دل رکھنا اور قلب  
کو حضورِ حق میں اس طرح رکھنا کہ خطرات دُلی و خودی کا گزرنہ ہو۔  
اگر آئے تو اس کو رفع کرنا اور آنکھ بند کر کے قلب کی طرف متوجہ بہ حق  
رہنا۔ اس مراقبہ کی تقسیم چار اقسام پر کی جا سکتی ہے۔  
پہلا مراقبہ جمع ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا کو ہر شے میں جاننا اور سوائے حق  
کے شے میں جاننا اور سوائے حق کے شے کو نہ دیکھنا۔

دوسرا مراقبہ حضوری وہ یہ ہے کہ سالک سمجھے کہ ”میں اللہ سے  
جاننا ہوں“ اللہ سے سنتا ہوں۔ اور جو کام کرے تاہوں من اللہ  
اللہ کی طرف سے کرتا ہوں اور اللہ ہی سے دیکھتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ  
تیسرا مراقبہ ناظرہ ہے۔ وہ اس طرح کہ سالک سمجھے کہ اللہ میری صورت  
میں موجود ہے اور میری آنکھ سے دیکھتا ہے اور میرے کان سے سنتا  
ہے۔ وغیرہ

جو تھا مراقبہ جمع الجمع :- وہ اس طرح کہ جو میں کہتا ہوں میں نہیں  
کہتا بلکہ اللہ کہتا ہے یعنی (اسحق کی ہے) وغیرہ

### اہمیت نیت

مراقبہ کے لئے نیت ضرور ہے جس طرح نیت وضو وغیرہ فائدہ  
نیت یہ ہے کہ خیالات سب سے ہٹ کر حق کی طرف دھیان رہے  
اور حق بلحاظ نیت اپنی توجہ میں لے۔

### واجب الوجود

جس کے لئے وجود لازمی و ضروری ہو وہ واجب الوجود ہے۔ بندہ  
بھی واجب الوجود ہے مگر اس کا وجود بوجہ حق ہے اور اللہ بھی واجب  
الوجود ہے اس کا وجود اس کا اپنا ذاتی ہے  
اور جس کے لئے عدم ضروری ہے وہ مستنہج الوجود ہے اور جس کے لئے  
عدم ضروری اور نہ وجود ضروری ہے وہ ممکن الوجود ہے۔ (تفصیل  
کے لئے دیکھئے میری کتاب ”اسرار الوجود“ یعنی

مصنف مولانا غوثی شاہ)

### حال اور قال محسوس اور محقول

عارفان حق کی چشم بصیرت پر غالب ہو جاتی ہے اس لئے جو جانتے  
ہیں دیکھتے ہیں۔ اور جو دیکھتے ہیں کہتے ہیں ”الْحَقُّ مَحْسُوسٌ  
وَالْحَقُّ مَحْقُولٌ“

محسوس جس کی گواہی معلوم کی ہوئی شے۔ محقول۔ عقل میں لایا گیا

سمجھا گیا۔

## وَحْدَةُ الوجود

وَحْدَةُ الوجود کیا ہے۔ ہمہ اوست، اس طرح کلمہ حق سبحانہ تعالیٰ  
صُورِ علمِیہ کو بہ ہیت و شکل جو کہ علم میں ثابت تھے اپنے جمال کا آئینہ  
بنالکیر خود کو ان کی صورتوں سے متشکل و متکلیف کیا گویا بطون سے ظہور  
میں جلوہ فرمایا، (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب نور النور، ارشادات سلوک  
مصنفہ حضرت غوثی شاہ صاحب)

رازِ اسم

ہر اسم صورتِ صفت ہے اور ہر صفت وجہ ذات ہے

کثرت

کثرت سے مراد وجود و ممکنات ہیں

لیس گمشدہ

لیس گمشدہ۔ مرتبہ تنزیہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور هو السبیح

البصیر مرتبہ تشبیہ کی طرف

حرکات

حرکات۔ مخلوقات میں خلقِ افعال کا نام ہے یا خود وجود و حدوثِ  
خلق سے مراد ہے۔

ولی

ولی۔ وہ ہے جو ہوائے نفس اور وجودِ خود سے فانی ہو اور ارادہ خود کو

ارَادَةُ اللَّهِ فِي فَنَاءِ كَيْفٍ هُوَ

کہتے ہیں ولی جس کو وہ پر تو ہے نبی کا قرآن میں بھی تذکرہ آیا ہے ولی  
(از حضرت پیر صحو شاہ صاحب)

کَسْب

کسب - کمالاتِ نبوت میں سے ایک کمال ہے۔

ادب

ادب - کمالاتِ ولایت میں سے ایک کمال ہے

غیریت

صفاتِ کا حُد سے متجاوز ہونا غیریت ہے

مراتبِ معلوم

معلوم اقتضائے ذاتی میں ختم اور ظورِ اقتضائیں مجبور۔

شَيْءٌ فِي الشَّيْءِ

انذارِ اِنْ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ کیلئے؟ شے شے میں بالفقہ ہے

تجددِ امثال

تجددِ امثال کیلئے؟ حقیقت کو تبدیل نہ مونا۔ تجلیات کو تکرار نہ

ہاں مشابہت ہو سکتی ہے

اسلام و اہلسنت

یاد رکھیے! تجددِ معلوم کو نہیں روح سے تجدد ہے۔

کسب اور ادب

سالک کے حق میں کسب اور عارفِ واصل کے حق میں ادب ہے

نکتہ: چونکہ عارف افعال خیر و شر میں نظر تقدیر الہی اور اقصائے ذاتی پر رکھتا ہے یہی ادب ہے۔

وجہ نفی

نفیس صیغہ نفی سے خود وجود غیر ثبوت پاتا ہے ورنہ نفی کی نفی ایک فعل عجبت ہے۔

یا شمتت رایحۃ الوجود

ارواح جوکہ معقول میں آثار سے مہرک ہیں عالم مثال جوکہ متخیل ہے خیال سے مہرک ہے۔ اجسام جوکہ محسوس سے مہرک بالحواس ہے لہذا ان تین مراتب سے کوئی باہر نہیں یعنی حسی۔ خیالی۔ عقلی

صورت عوالم

عالم خلق۔ صورت عالم مثال اور عالم صورت عالم ارواح اور عالم ارواح صورت اخیان ثابتہ ہے۔

دید یاد دانست

دانست بے دید ناقص۔ اور دید بلا دانست بھی ناقص مگر۔ دید یاد دانست

غایت وصل

وصل تغیر حقیقت کا نام نہیں بلکہ دفع دلی کا نام ہے

آب در غریبال (چھلنی میں پانی)

نا اہل کو معارف الہیہ پہنچانا الیا ہے جیسا آب در غریبال (یعنی چھلنی میں پانی)

# محَلِّ عَقْل<sup>۳</sup>

عقل محل صفت علمی ہے نہ کہ علم

## اشغالِ ستہ

محاسبہ - مجاہدہ معانیہ - مغایبہ - مراقبہ - مشاہدہ - مکاشفہ  
 یہ تمام الفاظ بابِ مغالہ سے ہے جو کہ برائے مشارکت ہے۔ مراقبہ مشاہدہ  
 وغیرہ میں "عبدِ باحق" مشارکت ظاہر ہے۔ خاذکرو فی اذکرکھو  
 محاسبہ ہر روز اپنے اعمال کا جائزے لے کر کوئی کوئی خطائیں سہزد ہوئیں اور کونسا  
 عمل ترک ہوا۔ گناہوں اور خطا دل سے توبہ اور عمل متروکہ کا افسوس کرتے حساب  
 النفسکم قبل ان تحاسبوا کا اسی طرف اشارہ ہے۔ مجاہدہ کے معنی لغت  
 میں رنج و مشقت و کوشش اور کفار سے جنگ کرنے کے ہیں، اصطلاح میں خلاف  
 نفس کرنا اور خواہشاتِ نفس ترک کرنا اور اپنے نفس سے جنگ کرنا ہے جیسا کہ  
 حضور آدمؑ نے میدانِ جنگ سے واپسی کے وقت فرمایا کہ "اب ہم جہادِ اصغر سے  
 جہادِ اکبر کی طرف چلتے ہیں" (مفہوم حدیث شریف) یاد رکھیے! جہادِ بالنفس  
 جہادِ اکبر ہے اور یہ دائمی امر ہے۔ جہادِ باکفار۔ امرِ اتفاقی ہے اور یہ جہادِ  
 اصغر ہے معانیہ لغت میں رو برو کسی چیز کو دیکھنا اور باہم چار حشم ہونا، میں  
 اصطلاح میں سالک کے دل پر بے جہت انوارِ تجلیات وارد ہونا اور ان تجلیات  
 میں سالک تجوہو کمالیٰ اپنی خودی سے انحصار اور حق میں گم ہونا۔ مخایمہ لغت  
 میں نایب ہونا اور محو ہونا۔ اصطلاح میں اپنی خودی سے چھوٹ کر ذاتِ غیب  
 میں پیوستہ ہونا ہے جیسا کہ پیر و مرشد و والدی حضرت صفوی شاہ علیہ الرحمہ نے



اسی طرف اشارہ کیا ہے

کب کے لیے میں نہیں تم اچھا یا ہوا ہے کوئی ہم پر

کام آئی کا سارا سب کچھ نام فقط اک صحو اپنا

مراتبہ کی تفصیل ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں پھر بھی یہاں مختصر عرض ہے کہ اصطلاح میں حق میں حضور دل رکھنا اور قلب کو حضور حق میں اس طرح کہ خطرات دینی و جودی کا گزرنہ ہو گیا آئے تو اس کو دفع کرنا اور آنکھ بند کر کے قلب کی طرف متوجہ ہوتے رہنا مشاہدہ کے لغوی معنی دیکھنا اور کسی کے ساتھ ایجا حاضر رہنا ہے اصطلاح میں ذات حق کو انبیا کے حجاب میں دیکھنا اور انبیا کو نظر سے مٹا کر نظر باطن حق پر رکھنا یہ کاشفہ لغت میں دشمنی کرنا اور یہ ملاجنگ کرنا اور اسرار و امور غیبی دل پر ظاہر ہونا ہے اصطلاح میں ظاہر ہونا حقیقت ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت وغیرہ۔ سالک جب اپنی آنکھ کو واسطہ قلب جب کسی طرف متوجہ ہے چشم باطن سے دیکھتا ہے تو ان وقت تجلیات حق کا درہم ہوتا ہے وہ شہود ذات بصورت صفات ہے ال کا حاصل یہ صفات و صورتیں (صورتیں) یہاں تجلیات کو سالک دیکھتا ہے اور مختلف اشکال پیدا ہوتے ہیں اور بعد از آل یہ صورتیں اور اشکال صاف نظر آنے لگتے ہیں۔ ————— ذکر کی دو قسمیں ہیں ایک باحرف و صوت دوسرے حرف و صوت۔ اول کو ذکر لسانی کہتے ہیں خواہ جلی ہو یا خفی اور دوسرے کو ذکر قلبی کہتے ہیں خواہ جس دم کے ساتھ ہو یا آمد و شد دم کے ساتھ۔ وضو و نماز تہجد میں وضو و نماز عبادت ہے ہر عاقل و بالغ پر فرض ہے اصطلاح اہل طریق میں وضو و رکوع بغیر خود اور نماز از خود حق و جبروت بودن و کیم شدن کا بردار یعنی خود سے خالی اور حق سے باقی رہنا مردوں کا کام ہے۔ راز من رانی رانی رویت صورت تشبیہی ہے اور راء الحق میں ادراک حقیقت تشریحی تا وقتیکہ یہ ہر دو اعتبارات جمع ہوں شہود کامل نہیں ہو سکتا ہے میرے شعور عبادت کو دیکھ کر صحو ملک بھی وجد کنایں ہیں فلک بھی حیرال ہے (تقدیس شعر)

کنز العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ کی چند مجلسی بیانات کے  
اقتباسات کا مجموعہ بنام مولانا غوثی انشاء اللہ تعالیٰ عنہ قریب شائع ہو رہا ہے اس کا کچھ  
حصہ ہدیہ قارئین کے

عنوان: ”ہدایا اتقانی الدینا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار“  
دنیا حسنة میں اس کا یقین نہیں کیا گیا۔ وہ مسلم جو سخت اوامر و نواہی رہتا ہے۔ وہ دنیا حسنة والاخرتہ  
ہے۔ کسب کرنا وغیرہ ملے دنیا حسنة نہیں ہے جائز چیزوں کا مانگنا اس کا لینا برہنا منع نہیں ہے۔  
بلکہ یہ دنیا حسنة ہے مگر یہ ابتدائی شعبہ ہے ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میرے دل میں اچھے  
جوتے پہنے کی خواہش ہے آپ نے فرمایا یہ منع نہیں ہے اور آپ نے فرمایا ”احلہ جمعین“ وحب الجمال  
اگر اس کا حصول آتنا غی طریقہ سے ہے تو قطعاً حرام ہے۔ مسلم کے لئے دنیا بھی ہے اور دین بھی ہے اسلام  
اور ایمان کے بعد اگر دنیا کو طلب کرے تو وہ دنیا دار نہیں ہے بلکہ دین دار ہے مگر اس کے نزدیک اسلام اور ایمان  
محبوب تر ہو دیگر اشیاء سے۔ دنیا طلبی اسلام اور ایمان کی کمزوری کے تحت کمر لے کر وہ دنیا دار بنے اور  
وہ طالب دنیا دین ہو گا اگر دنیا کے نہ ملنے پر رنج اور افسوس نہیں کرتا تو یہ دنیا حسنة ہے اسلام اور ایمان  
کا وزن پہلے ضروری ہے (جب) دعا کرے تو تو یہ سمجھے کہ دعا ضرور مقبول ہوگی اس لئے کہ جو اس دنیا  
میں اللہ تعالیٰ نہیں دیتے اس کو آخرت میں دیتے اور آخرت کی دین بہتر میں ہے اور اگر یہ ناخوش ہو کر  
دعا کرنا چھوڑ دے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ حق تعالیٰ اس سے ناراض ہیں۔ حق تعالیٰ مانگنے سے خوش ہوئے ہیں  
دعا کو اس کے پورے نہ ہونے پر ناخوش ہوا تو یہ ایمان میں کمزوری ہے اگر دنیا میں کسی سے کچھ ملائے مگر  
سے ملا۔ کافر سے ملا تو حقیقت میں یہ خدا ہی سے ملا۔ یافت اور شہود انتہائی درجہ ہے ایک شخص کی دنیا  
حسنة وہ ہے کہ وہ اسلام اور ایمان کو نبھال کر دنیا کو خوب طلب کر سکتا ہے۔ ایک شخص وہ ہے کہ وہ اس دنیا  
میں رہ کر دین کا تلہ اس کی نظر دنیا کی نعمتوں پر بے رغبتی سے پڑتی ہے اس کی طرف اس کی خواہش نہیں  
تو یہ دنیا اس کی دین ہوگی اور ایک وہ ہے جن کو دین کی نعمتوں سے بھی بے رغبتی ہو جاتی ہے  
بلکہ وہ طالب مونی ہو رہا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس کا مقصود رہتا ہے

# مشورہ

آخذ از کتاب طبیات غوثی مؤلفہ کنز العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب



نور ہو جا شمع روے یار کا پروانہ بن  
 مگر مڑا لی نظر بن ہو کسی کی خاک پا  
 گر تجھے بننا ہو کچھ تو سچ بن اور کچھ نہ بن  
 گر چہ دانہ تو ڈانا یاں عالم میں مگر  
 ایک ہے سب میں تو سب میں ایک میں پارِ مکر  
 ڈھونڈ لکھ ہے جنگی انھیں ہی تو کاشانہ میں  
 دیکھ اس کے لگانہ بن کے جلوے آپ میں  
 ساکنان کوئے جاناں پر ہو قرباں جانے  
 پھر شرابِ مستی دلدار کی ہستی میں رہ  
 بل کے پیمانہ سے شیشہ پھر تو شیشہ سے ہو خم  
 دید کرنا ہو تو روئے یار کا آئینہ ہو

گر تجھے بننا ہو غوثی کچھ نہ بن معلوم بن  
 وہ بنائیں جب تو پھر تو جان بن جانان بن